



سوال

(13) کنیت رکھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عدم نقل عدم حکم کی دلیل ہے؟ کیا یہ شرعی دلیل ہے؟ اگر ہے تو کیا دلیل ہے؟ - (1514/14/3) بروز اتوار۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ:

یہ شخص یا توسن نبویہ سے ناواقف ہے یا متعصب اور یہ دونوں دین اسلام کو فاسد کرتی ہیں۔

العیاذ باللہ۔ ہم کہتے ہیں کنیت رکھنا اسلامی سنت ہے کسی کی اولاد سے تو بڑے بچے کے ساتھ کنیت رکھے جیسے حدیث میں ہے، : فان ابنا بشریح: تو ابنا بشریح ہے، اگر اولاد نہ ہو تب بھی کنیت رکھ سکتا ہے۔

متعدد احادیث کی وجہ سے جن میں سے بعض ہم ذکر کرتے ہیں۔

1- پہلی حدیث، ام خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے ان میں سے ایک چھوٹی کالی کلمی تھی تو فرمایا تمہارا کہا خیال ہے کہ یہ کلمی میں کسے سے پہناؤں سارے چپ ہو رہے تو فرمایا: ام خالد کولاً تو وہ بچی گود میں لائی گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لپٹنے ہاتھ سے وہ کلمی اڑھادی اور فرمایا: اتنی مدت پہن کہ یہ پرانی ہو کر پھٹ جائے اس میں سبز یا زرد نقش تھے (جب آپ نے یہ کلمی ام خالد کو اڑھادی) تو فرمایا (سننا سننا) یہ جیش زبان کا لفظ ہے یعنی واہ واہ کیا اچھی لگ رہی ہے، تو یہ گود کی چھوٹی بچی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کنیت سے پکارا۔ بخاری (2/866) اور ابوداؤد رقم: (4074)

2- دوسری حدیث: الام احمد نے (151-6/151)، میں نقل کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اے اللہ کے رسول! میرے علاوہ آپ کی تمام زوجات کی کنیتیں ہیں تو آپ نے اسے فرمایا: تو آپ نے بیٹے (بھانجے) عبد اللہ بن ویر کے ساتھ کنیت رکھ تو ام عبد اللہ ہے۔ ملاحظہ کریں ابوداؤد رقم: (4970)، احمد: (6/107)، ریاض الصالحین ص: (33)۔ امام ابوداؤد باب ہاندھتے ہوئے کہا ہے: باب ہے عورت کے کنیت رکھنے کا، اور ابن ماجہ رقم: (3739)۔

3- تیسری حدیث: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق میں سب سے اچھے تھے میرا بھائی تھا جیسے ابو عمیر کہتے تھے وہ کہتے ہیں وہ فطیم (دودھ



بھڑائے جانے کی عمر میں تھے یعنی پھوٹا تھا، جب وہ آتا تو آپ فرماتے، اے ابو عمیر! تیری وہ نغیر کیسی ہے، نغیر (پھوٹی چڑیا) جس سے وہ کھیلتا تھا۔ بخاری (2/915)، ابن ماجہ (2/307) اور ترمذی (1/106) حافظ ابن حجر فتح الباری (1/481)، میں فرماتے ہیں: اس حدیث کے ساتھ سے زائد فائدے ہیں ان میں ایک جس شخص کی اولاد نہ ہو وہ کنیت رکھ سکتا ہے اسی طرح بچے کی کنیت کا استجاب بھی ہے: اس حدیث کا یہی معنی ہے تو کہا وہ یہ حدیث دلیل نہیں؟ اور اس موضوع میں ظاہر اور منکرین کا منہ بند کرنے والی نہیں؟ یا اللہ: ہے۔

4- چوتھی حدیث: جیسے ابن ماجہ باب اس شخص کا جو بچہ پیدا ہونے سے پہلے کنیت رکھتا ہے، میں برقم: (3738)، حمزہ بن صہیب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صہیب کو کہا آپ نے کیسے ابو یحییٰ کنیت رکھ لی ہے جب کہ ابھی آپ کی اولاد نہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی ہے۔ اور سند اس کی صحیح ہے، امام احمد نے، (4/333)، میں اس سے ذرا زیادہ طواط کے ساتھ روایت کیا ہے۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صہیب کو کہا آپ میں تین قابل باتیں نہ ہوتیں تو لہجھا ہوتا تو انہوں نے کہا وہ کونسی ہیں؟ اللہ کی قسم! ہمارا خیال نہیں تھا کہ آپ کسی چیز کو عیب سمجھیں گے، انہوں نے کہا،

1- آپ کا ابو یحییٰ کنیت رکھنا جب کہ آپ کی کوئی اولاد نہیں۔

2- آپ کا پلنے آپ کو نمبرین قاسط کی طرف کی منسوب کرنا حالانکہ آپ کی زبان میں لکنت ہے جو ان میں نہیں۔

3- آپ کے پاس مال نہیں ٹھہرتا (خرچ کر دیتے ہیں) انہوں نے کہا میرا ابو یحییٰ نام رکھنا اس لیے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت رکھی تھی۔ تو میں اس کنیت کو مرتے دم تک ترک نہیں کر سکتا۔

اور میری نسبت نمبرین قاسط کی طرف اس لیے ہے کہ میں اسی خاندان کا فرد ہوں لیکن میری رضاعت ایلد میں ہوئی ہے یہی میری لکنت کا سبب ہے۔ اور مال تو میں حق کے لیے ہی خرچ کرتا ہوں۔

5- پانچویں حدیث: وہ حدیث جسے ترمذی نے مناقب میں برقم: (4111)، عبد اللہ بن رافع سے روایت کیا ہے کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہا، آپ نے ابو ہریرہ کنیت کیوں رکھی ہے؟، انہوں نے کہا: تم مجھ سے ڈرتے نہیں، میں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم ڈرتا تو ہوں، انہوں نے کہا میں اپنے گھروں والوں کی بھریاں چرایا کرتا تھا، میری ایک پھوٹی سی بلی تھی جسے میں رات کو درخت پر چھوڑ دیا کرتا تھا اور دن کو ساتھ لے جا کر کھیلا کرتا تھا تو انہوں نے میری کنیت ابو ہریرہ رکھ دی، اس کی سند حسن ہے۔ یہ ولد کی بجائے لازم کے ساتھ کنیت ہے۔

6- چھٹی حدیث: ترمذی (2/217) ابن ماجہ برقم: (4125) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جعفر ابن ابی طالب مساکین کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کنیت ابو المساکین رکھی تھی، اس کی کنیت ضعیف ہے۔ یہ بھی کنیت باللازم ہے۔ (یعنی کسی چیز سے لزوم کی وجہ سے ہے۔)

7- ساتویں حدیث: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ایک سبزی کے ساتھ رکھی تھی، جو میں چنا کرتا تھا، احمد (3/130) (161) (232)، یعنی ابو حمزہ،

اس باب میں اور بھی حدیثیں ہیں جسے طواط کے خوف سے ترک کرتے ہیں۔

ملاحظہ کریں مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: (27/31)

والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین



رفع الستر عن الجھر بالذکر

ذکر بالجھر کی نقاب کشائی

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 59

محدث فتویٰ